۶۰ سال پہلے

الحاد کا مقابلہ

ضعف ایمان کے باوجود مسلمانوں پر روز بروز الحاد و زندقہ کا بڑھتا ہوا طوفان زیادہ واضح ہوتا گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بلا جرم ضعیفی کی پاداش میں ان پر نازل ہوئی تھی لیکن جب وہ آئی تو جن کے سینے میں حَبِّ خَرْدَل [رائی کے دانے] کے برابر بھی ایمان تھا' اس کا آخری دم تک مقابلہ کرتے رہے۔ بخارا کی نئی حکومت کا بننا تھا کہ علما نے زور وشور سے اپنی تبلیغ جاری کر دی۔ انھوں نے اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ لیں اور بخارا کے اردگرد گوریلا جنگ جاری کر دی۔ انھوں نے نواحی علاقوں کے تمام قبائل میں بے چینی اور تڑپ پیدا کر دی۔ تمام قبائل نے متحد ہو کر بالشوزم کے مقابلے کی ٹھان لی۔ ابراہیم بک جو ایک مشہور دلیر اور جری جوان تھا' ان کا رہنما بن گیا۔ اب آئے دن بخارا اور اس کے قریبی علاقوں پر حملے ہونے لگے۔ ان ترکتازیوں نے ان کی ایسی دھاک بٹھا دی کہ وسطی ایشیا کے تمام وہ قبیلے جو ابھی تک بڑھتی ہوئی بالشویکی قوت کو سہمی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے تھے' دلیر ہوگئے' اور ان علما اور مسلمان گوریلا گروہوں کی مدد پر کمر بستہ ہوگئے۔

امیر عالم خاں بخارا سے سیدھا افغانستان پہنچا جہاں اس نے مسلمانوں کی حالت کا پورا نقشہ ان کے سامنے پیش کر کے وہاں کے لوگوں سے ان بے یار و مددگار مسلمانوں کی مدد کے لیے اپیل کی اور زندقہ کے اس بڑھتے ہوئے سیلاب سے آگاہ کیا۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ جونہی افغان عوام پر اصل حالات کھلے وہ گوریلا گروہوں کی یلغاروں میں شامل ہونے کے لیے پہنچنے لگے یہاں تک کہ سرخ فوج سے ان لوگوں نے دو ایک شہر بھی واپس لے لیے۔

('صبح سمرقند'، جیلانی بی اے' ترجمان القرآن' جلد ۲۹' عدد ۵' ذی القعدہ ۱۳۶۵ھ' اکتوبر ۱۹۴۶ء' ص ۴۶-۴۷)